احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ .

جلد ۷۸/۴۳ | جمعرات ۲۷ ذیقعدہ ۱۴۱۳ھ، ۲۰۔ ہجرت ۱۳۷۲ ہش، ۲۰ مئی ۱۹۹۳ء | نمبر ۱۱۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک مہم کے طور پر اپنے اجلاسوں میں نیک بزرگوں کا تذکرہ زندہ کریں

صوبہ سرحد میں بھاری تعداد میں صاحبِ اثر خاندان احمدیت میں شامل ہوئے تھے

مجلس شوریٰ کے آداب کے بارے میں حضور ایدہ اللہ کی کیسٹیں جماعت اور نمائندگانِ شوریٰ کو سنائی جائیں

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۰۔ اپریل ۱۹۹۳ء
بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ جو ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

ربوہ: ۳۰۔ اپریل۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الفضل لندن میں خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے جماعت کو نصیحت فرمائی کہ وہ اپنے بزرگوں اور آباء کی نیکیوں کو زندہ کریں اور اجلاسوں میں ایک مہم کے طور پر بار بار اس کا ذکر کریں۔ یہ طریق ہے جس سے لوگوں کو خدا کے ذکر کی طرف لایا جا سکتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے شوریٰ کے بارے میں فرمایا کہ جو نصائح حضور یورپ کی مختلف مجالسِ شوریٰ میں فرما چکے ہیں ان کی کیسٹیں جہاں بھی شوریٰ ہونے والی ہو جماعت کو اور اراکین شوریٰ کو سنوائی جائیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا آج خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ دنیا کی بعض جماعتوں میں یا اجتماعات منعقد ہو رہے ہیں یا مجالسِ شوریٰ۔ اور ایک مجلس شوریٰ کل بھی ہوگی۔ اس سلسلے میں مجھے متعلقہ جماعتوں کی طرف سے یہ پیغام ملا ہے کہ ان کے بارے میں بعض نصائح کی جائیں۔ ان میں ایک تو صوبہ سرحد ہے پھر یوگنڈا ہے۔ ان میں سرحد میں جماعتوں کا چوتھا جلسہ سالانہ اور یوگنڈا میں بھی جلسہ سالانہ ہے۔ جرمنی میں مجلس شوریٰ ہو رہی ہے اور مجلس اطفال الاحمدیہ ضلع اٹک کا سالانہ تربیتی اجتماع ہو رہا ہے۔ کل سے جماعت سپین کی مجلس شوریٰ پیدرو آباد میں شروع ہو گی۔

اجتماعات کے بارے میں حضور نے فرمایا جن قوموں کا آغاز تقویٰ سے ہو وہ اگر نمازوں کو ترک کر دیں تو اپنے بد انجام کو ضرور پہنچیں گی۔ نیک لوگ جو خود ایمان لاتے ہیں وہ شاذ و نادر کے طور پر ضائع ہوتے ہیں۔ ان کی جگہ جب نئی نسلیں آتی ہیں تو خطرات لاحق ہوتے ہیں۔ پس وہ تمام جماعتیں جو آج ان اجتماعات میں تربیت کی غرض سے حاضر ہیں اور وہ بھی جو ان نصائح کو سُن رہی ہیں ان کو میں خصوصیت سے اس طرف متوجہ کرتا ہوں۔ ہمیں اس صدی کے سر پر کھڑے ہوئے لوگوں کو ایک نئے چیلنج کا سامنا ہے۔ ہماری جماعت کی ایک نسل کے بعد دوسری نسل بھی تقریباً گذر چکی ہے۔ رفقاء کا زمانہ ختم ہوا۔ اب شاذ کے طور پر دیکھنے کو ملتے ہیں۔ ان کے بعد کبار تابعین بھی گذر چکے ہیں اور وہ تابعین باقی ہیں جو چھوٹی عمر کے تھے۔ اور ابھی اللہ کے فضل سے تابعین کا ایک طبقہ موجود ہے جن سے یہ امید ہے کہ وہ نیکیوں کو قائم رکھیں گے۔ یہ وہ خطرناک جوڑ ہے جو دو صدیوں کا بھی جوڑ ہے۔ نسلاً بعد نسلٍ تیسرا جوڑ ہے اور اس جوڑ کی اگر ہم نے حفاظت کی تو ہمیں پھر کوئی خطرہ نہ ہوگا۔

حضور نے فرمایا صلوٰۃ کے بارے میں اور فحشاء سے بچنے کے بارے میں اللہ نے تنبیہہ کر دی ہے۔ آج میں جو باتیں خصوصیت سے بیان کرنا چاہتا ہوں ان میں سے ایک آباء و اجداد کی نیکیوں کا تذکرہ زندہ رکھنا ہے۔ یہ ایک مرکزی نصیحت ہے اس کو پلّے باندھ لیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اللہ کا ذکر اس طرح کرو جس طرح تم اپنے آباء کا ذکر کرتے ہو۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ شدّت کے ساتھ۔ دنیا میں جتنی قومیں ہیں وہ اپنی روایات کی حفاظت اپنے آباء اور ہیروز کے ذکر سے کرتی ہیں۔ اگر وہ اس ذکر کو فراموش کر دیں تو اپنے آباء کی نیک خصوصیات کو کھو دیں گی۔ مذہبی جماعتوں میں آباء کے ذکر سے مراد انبیاء علیہم السلام حضرت آدم، حضرت نوح اور حضرت ابراہیم علیہم السلام کا ذکر ہے۔ یہاں بزرگ اپنے آباء کے ذکر کو تفاخر کے رنگ میں نہیں بلکہ پسندیدگی کی نظر سے دیکھتے تھے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ بعض لوگ جنہوں نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ یا آپ کے جانشینوں کو قبول کیا تھا ان کی

مسلسل صہ۲ پر

اعلان

پاکستان میں بسنے والے احمدیوں میں سے ایسے احباب جو مقامی زبانوں اور انگریزی کے علاوہ کوئی غیر ملکی زبان لکھنا، پڑھنا یا بولنا جانتے ہوں۔ وہ اپنے مکمل ایڈریس سے نظارت اصلاح و ارشاد کو مطلع فرمائیں۔ نیز حسب ذیل کوائف بھی بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

۱۔ کون سی زبان جانتے ہیں۔ ۲۔ اہلیت لکھنے / پڑھنے / بولنے کی رکھتے ہیں۔
۳۔ اس وقت کیا کام کرتے ہیں (کاروبار / ملازمت / کوئی دیگر پیشہ)

(نظارت اصلاح و ارشاد)

ولادت باسعادت

محترمہ صاحبزادی امۃ الشکور شکری صاحبہ تحریر فرماتی ہیں کہ

اللہ تعالیٰ نے میری بیٹی عزیزہ ماہم اور عزیزم حبیب اللہ خان کو ۳۰۔ اپریل بروز جمعہ تیسری بچی سے نوازا۔ بچی کا نام مناہل مبارکہ رکھا گیا ہے۔ یہ بچی حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثالث کی پڑنواسی اور مکرم محترم عبدالسلام خان صاحب آف پشاور کی پوتی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے نیک اور نیک نصیب اور ماں باپ کے لئے قرۃ العین بنائے۔ نیز صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔

نیز میرے داماد عزیزم حبیب اللہ کے لئے بھی بہت دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے خاص فضل سے نئی زندگی عطا فرمائی ہے۔ ٹرین کے ساتھ حادثہ میں ان کی کار تو تباہ ہو گئی لیکن خدا کی معجز نمائی ہے کہ خود انہیں خراش تک نہیں آئی۔ اللہ تعالیٰ ان کی نئی زندگی ہر لحاظ سے بابرکت اور پہلی زندگی سے بہت بہتر بنائے۔

صدقات برائے نادار مریضان

صدقات بلاؤں کو ٹال دیتے ہیں اور ناگہانی آفات سے بچاتے ہیں۔ فضل عمر ہسپتال میں نادار مریضوں کا علاج احباب جماعت کے صدقات و عطیات سے ہوتا ہے۔

احباب جماعت سے اس مد میں فراخدلی سے عطیات دینے کی گذارش ہے۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال)

• تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا کیونکہ تفرقہ ڈالتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

نسلیں ان کا ذکر بھول رہی ہیں۔ ان کے تذکرے کتابوں میں گم ہو رہے ہیں۔ یہ انداز زندہ رہنے کا انداز نہیں ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا جب مجھ سے لوگ ملنے آتے ہیں تو میں ان کے بچوں سے پوچھا کرتا ہوں کہ آپ کے دادا یا نانا کا کیا نام تھا تو وہ بعض اوقات کوئی جواب نہیں دے پاتے۔ ماں باپ اپنے بچوں کی یہ بات سن کر ہنس پڑتے ہیں۔ حالانکہ ان کے چہروں پہ ہوائیاں اڑنی چاہئیں۔ یہ ہنسنے کی بات نہیں ہے انہیں لرز جانا چاہیئے کہ ان کی نسل ان کے آباء کے نام ان کے کارناموں اور ان کی قربانیوں سے واقف نہیں ہے۔ یہ لطیفہ نہیں ہے۔ یہ المیہ ہے۔ یہ ذکر ان کے اخلاق کی حفاظت کرے گا۔ پس چاہیئے کہ ان نیک لوگوں کے ذکر کو زندہ کیا جائے۔ ان قوموں میں ذکر کیا جائے ان خاندانوں میں ذکر کیا جائے تب وہ ذکر، ذکر الٰہی میں زندہ ہوگا۔

حضور ایدہ اللہ نے مثال کے طور پر حضرت صاحبزادہ عبداللطیف کی خدا کی راہ میں جان قربان کرنے کا ذکر فرمایا۔ اور فرمایا ان بزرگوں کا ذکر ایسی لگن اور محبت سے کیا جائے کہ انسان کا سارا وجود اس ذکر میں شامل ہو جائے۔ کسی لمبی چوڑی تیاری کی ضرورت نہیں ہے۔ اپنے علاقوں کی تاریخ کھول کر دیکھیں کہ کس طرح یہ لوگ خدا ہی کی خاطر زندہ رہے اور خدا ہی کی خاطر مرے۔ پھر ان کا جابجا تذکرہ کریں۔ ان کی نسلوں میں یہ باتیں دکھائی نہیں دیتیں۔ ان نسلوں کو خدا کی طرف واپس لانے کیلئے یہ سب سے زیادہ کارگر نسخہ ہے کہ ان کے آباء کا ذکر کیا جائے۔ ان کو براہ راست اللہ کی طرف متوجہ کیا جائے تو ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ میں نے صوبہ سرحد، بنگلہ دیش اور کئی جگہوں کے دورے کر کے اس کا تجربہ کیا کہ وہ لوگ جو اللہ کی بات لاتعلقی سے سن رہے تھے۔ جب ان کے سامنے ان کے آباء کا ذکر کیا گیا تو انکی آنکھوں میں روشنیاں چمک اٹھیں اور وہ پورے انہماک سے بات سننے لگے۔ اس طرح سے ان کے ذکر سے پھر اللہ کے ذکر میں بھی ان کو دلچسپی پیدا ہوئی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یوگنڈا میں جو آج اجتماع ہو رہا ہے۔ وہاں بڑے بڑے مخلصین گذرے ہیں۔ ان کی تاریخ سے یوگنڈا کی تاریخ روشن ہے۔ اسی طرح کینیڈا میں نیک قربانیاں کرنے والے موجود ہیں۔ ان کی اولادوں کو ان کے ذکر سے ہی خدا کی طرف واپس لایا جا سکتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے صوبہ سرحد کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ایک وقت میں صوبہ سرحد میں احمدیت کی طرف اس کثرت سے توجہ تھی کہ اس کی اور کوئی مثال کہیں نہیں ملتی۔ آج صوبہ سرحد کے لوگوں کو ضرورت ہے کہ وہ اپنی نسلوں کو اپنے آباء اور شاندار ماضی کے بارے میں بتائیں۔

ضمناً حضور نے فرمایا آج جو میں نے گاؤن پہنا ہوا ہے یہ صوبہ سرحد کا گاؤن ہے اور اس کو میں نے اسی مناسبت سے زیب تن کیا ہے کہ صوبہ سرحد کے لوگوں کو ان کے علاقے کی تاریخ یاد دلاؤں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے ایک اقتباس کے حوالے سے بتایا۔ کہ صوبہ سرحد میں بڑے خاندانوں کے جو لوگ احمدیت میں شامل ہوئے ان کی نسبت پنجاب کے بڑے خاندانوں کے لوگوں سے کہیں زیادہ ہے۔ پنجاب یا دوسرے علاقوں سے کوئی نسبت ہی نہیں۔ اور ان کے نیک اثرات بڑی مدت تک سارے علاقے میں قائم رہے۔ ان کی اولاد بظاہر مخلص ہے مگر نجانے کیا ادبار آیا ہے کہ ان کا رسوخ باقی نہیں رہا۔ اس کو دوبارہ قائم کرنے کی کوشش کریں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس ضمن میں صوبہ سرحد کے بڑے بڑے خاندانوں کا نام لے کر ذکر فرمایا۔ جن خاندانوں کا حضور نے ذکر فرمایا وہ مندرجہ ذیل ہیں:

صاحبزادہ عبدالقیوم کے بھائی حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب جو صاحبزادہ عبدالحمید، صاحبزادہ عبدالسلام، صاحبزادہ عبدالرشید اور ان کے بہنوں بھائیوں کے والد تھے۔ یہ بڑا معزز خاندان تھا۔

اسی طرح دلاور خان صاحب، محمد اکرم صاحب، محمد اکبر صاحب، جنرل احیاء الدین صاحب، محمد علی خان صاحب، ملک عادل شاہ صاحب، امیر اللہ خان صاحب، عبدالحمید صاحب زیدہ والے۔

حضور نے فرمایا صوبہ سرحد کی احمدیت کی تاریخ جماعت احمدیہ کے قیام کی تاریخ کے ساتھ ہی شروع ہوتی ہے۔ پہلے رفیق جنہوں نے لدھیانہ میں پہلی بیعت میں شمولیت کی حضرت مولوی عبدالخیر عبداللہ تنگ براہ تھے۔ حضرت بانی سلسلہ نے ان کو آگے بیعت لینے کی بھی اجازت دی تھی۔ دیگر رفقاء میں خان بہادر عبدالقادر صاحب پشاور شہر (بیعت ۲۵ - اگست ۱۸۸۹ء) قاضی محمد حسن صاحب خان العلماء جو پشاور شہر کے رئیس تھے اور وزیر افغانستان رہے ان کے پر پوتے ہیں خان بہادر، قاضی عبدالقادر صاحب، حضرت مولانا غلام حسن خان صاحب پشاوری جو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے خسر تھے، حضرت قاضی عبدالرحمان صاحب محلہ باقر شاہ۔ بیعت ۲۸ - دسمبر ۱۸۹۰ء، حضرت سید احمد شاہ صاحب ولد میر بادشاہ صاحب پشاور۔ بیعت ۲۰ - فروری ۱۸۹۲ء، حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب جنہوں نے راہ خدا میں کابل میں جان قربان کی بیعت ۱۹۰۰ء، حضرت مولوی حبیب اللہ صاحب باندی ڈھونڈاں بیعت ۱۹۰۱ء، حضرت مولوی محمد یحییٰ صاحب دیپ گراں ہزارہ بیعت ۱۹۰۶ء یہ ڈاکٹر سعید احمد صاحب موجودہ امیر جماعت لاہور کے والد تھے۔ قاضی محمد یوسف صاحب فاروقی یہ ڈاکٹر قاضی مسعود صاحب حال شکاگو کے والد ہیں، حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب بیعت مئی ۱۹۰۲ء، مکرم امیر اللہ خان صاحب رفیق آف اسماعیلیہ یہ مکرم بشیر احمد خان رفیق صاحب کی بیگم کے دادا تھے۔ قاضی محمد شفیق صاحب، حضرت مولوی محمد الیاس خان صاحب یہ ڈاکٹر حامد اللہ خان صاحب کے دادا اور مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق کے نانا تھے۔ صاحبزادہ ہاشم جان صاحب، مرزا غلام حیدر صاحب ہمارے مرزا مقصود احمد صاحب وغیرہ کے والد، کرنل صاحبزادہ احمد خان صاحب ساکن مٹھا ضلع مردان، صاحبزادہ سیف الرحمٰن صاحب آف بازید خیل، منشی محمد دانشمند خان صاحب والد محترم بشیر احمد خان رفیق، مکرم محمد اکرم خان صاحب درانی ان کے بیٹے محمد ہاشم خان صاحب کی شادی چوہدری فتح محمد خان صاحب سیال کی بیٹی سے ہوئی تھی، فقیر محمد خان صاحب ایگزیکٹو انجنیئر، خان بہادر محمد علی خان صاحب بنگش آف کوہاٹ، مکرم محمد خواص خان صاحب آف رشکی ڈاکٹر سعید خان صاحب کے والد، عبدالقیوم خان صاحب آف شیخ محمدی، قاضی محمد عمر جان صاحب آف ہوتی، اعظم خان صاحب سابق امیر ضلع مردان، صوفی غلام محمد صاحب آف ڈیرہ اسماعیل خان، وغیرہ

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ایک لمبی فہرست ہے ان بزرگان کی۔ اب وقت نہیں ہے کہ سب کا تذکرہ کیا جا سکے۔ بہت سے ایسے بھی ہیں جن کا ذکر تاریخ احمدیت میں نہیں ملتا۔ لیکن صوبہ سرحد کے سفر کے دوران جب بعض بہت بڑے بڑے لوگوں سے میری ملاقات ہوئی تو خود انہوں نے بتایا کہ ان کے والد مخلص احمدی تھے۔ لیکن حضرت بانی سلسلہ سے اپنا تعلق سیاسی وجوہ سے مخفی رکھتے تھے۔ بعض اب بھی زندہ ہیں اور بڑے بڑے سیاسی مناصب پہ پہنچے ہوئے ہیں۔ ان کا نام لینا مناسب نہیں۔ پرائیویٹ مجالس میں وہ ذکر کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں سے پرائیویٹ مجالس میں ہی ذکر کرنا چاہیئے۔ وہی رستہ ہے کہ آباء کے ذکر سے خدا کے ذکر کی طرف ان کو لے آئیں۔ یہ وہ طریق ہے جس سے ہم بہت سی کھوئی ہوئی اعلیٰ اقدار کو واپس لے سکتے ہیں۔ قوموں کی زندگی کا راز ہی اس میں ہے۔ قوموں کے عروج و زوال سے ان کا گہرا تعلق ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا بعض ایسے مخلصین بھی افریقہ وغیرہ جماعتوں میں ہیں جنہوں نے نہ رفقاء کو دیکھا نہ ان سے تربیت حاصل کی لیکن اخلاص میں غیر معمولی ترقی کر گئے۔ اور اپنے علاقے میں عظیم الشان زندہ جاوید قربانی کی مثالیں قائم کر گئے۔ تو ایسے علاقوں میں انہی کے ذکر سے بات چلانی چاہیئے۔

احمدی جماعتوں کو ایسے لوگوں کے ذکر خیر کی باقاعدہ مہم چلانی چاہیئے۔ اور اپنے اجلاسوں میں ان کے ذکر کو ایک لازمی حصہ بنا دینا چاہیئے۔ سب سے زیادہ زور اس بات پر دینا چاہیئے کہ نئی نسلوں کو اپنے آباء کے اخلاق اور اعلیٰ کردار کا علم ہو۔

مجلس شوریٰ کے بارے میں اہم نصائح

حضرت امام جماعت احمدیہ نے مجلس شوریٰ کے بارے میں فرمایا امامت کے بعد مجالس شوریٰ سب سے زیادہ اہمیت رکھتی ہیں۔ دینی نظام کی جان ان دونوں چیزوں میں ہے۔ اسی لئے میں نے ساری دنیا میں مجالس شوریٰ

باقی صـ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری تاریخ

حضرت ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے کا بیان ہے "ایک دن حضرت میر محمد اسحاق صاحب (اللہ تعالیٰ ہمیشہ ان پر اپنی رضا نازل فرماتا رہے) قادیان میں بک ڈپو کے پاس کھڑے ہوئے تھے۔ مجھے دیکھ کر میر صاحب نے فرمایا۔ "ملک صاحب میں آپ کو ایک روایت سناتا ہوں۔ اس کو آپ یاد رکھیں۔ اس کے بعد فرمایا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے) کے زمانہ میں حضرت امام جماعت الاول بیمار ہو گئے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے میری یہ ڈیوٹی لگائی کہ جب آپ حضرت مولوی صاحب کو دیکھنے تشریف لے جائیں تو میں آپ کے ساتھ جایا کروں۔ ایک دن حضرت مولوی صاحب کی طبیعت زیادہ ناساز ہو گئی۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حسب معمول آپ کو دیکھنے کے لئے ان سیڑھیوں سے جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مکان کے اوپر کے حصے سے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے مکان کے صحن میں اترتی ہیں حضرت مولوی صاحب کو دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ میں حضور کے ساتھ تھا۔ جب ڈاکٹروں نے اور خود حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بھی حضرت مولوی صاحب کو دیکھ لیا تو حضور نے باہر صحن میں تشریف لا کر ٹہلنا شروع کر دیا۔ اس وقت حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب نے آپ پر چھتری سے سایہ کیا ہوا تھا۔ حضور کچھ دیر ٹہلتے رہے اور پھر انہی سیڑھیوں کے ذریعے اوپر تشریف لے گئے۔ میں بھی حضرت صاحب کے ساتھ چلا گیا۔ اپنے مکان میں تشریف لا کر ایک الماری میں سے کچھ دوائیں نکالیں اور حضرت اماں جان کے دالان میں ہی زمین پر بیٹھ گئے اور ان دواؤں میں سے کچھ دوائیں نکال کر کاغذ کے ٹکڑوں پر رکھنی شروع کر دیں۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی فکرمندی کو دیکھ کر حضرت اماں جان بھی آکر حضور کے پاس بیٹھ گئیں اور جیسے کوئی کسی کو تسلی دیتا ہے اس طرح حضور سے کلام کرنا شروع کر دیا کہ جماعت کے بڑے بڑے عالم فوت ہو رہے ہیں مولوی برہان الدین صاحب جہلمی فوت ہو گئے۔ مولوی عبدالکریم صاحب بھی فوت ہو گئے۔ خدا تعالیٰ مولوی صاحب کو صحت دے۔ حضرت اماں جان کی یہ باتیں سن کر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا۔

"یہ شخص ہزار عبدالکریم کے برابر ہے"۔

اتنی روایت سنا کر حضرت میر صاحب نے مجھ سے فرمایا کہ ملک صاحب اس فقرے کو یاد رکھیں۔ بالکل یہی الفاظ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمائے تھے۔

محترم عبدالقادر صاحب سابق سوداگرمل فرماتے ہیں کہ ان کے استفسار پر حضرت ملک صاحب موصوف نے فرمایا "حضرت امام جماعت الاول کی بیماری کا یہ واقعہ غالباً ۱۹۰۷ء کا ہے۔

کالج کے پروفیسر، سکول کے اساتذہ اور وقفِ عارضی

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) فرماتے ہیں:۔

"اسی طرح کالجوں کے پروفیسر اور لیکچرار، سکولوں کے اساتذہ، کالجوں کے سمجھدار طلباء بھی اپنی رخصتوں کے ایام اس منصوبہ کے ماتحت کام کرنے کے لئے پیش کریں۔ سکولوں کے بعض طلباء بھی اس قسم کے بعض کام کر سکتے ہیں۔ کیونکہ سکولوں کے بعض طلباء ایسے بھی ہوتے ہیں جو اپنی صحت اور عمر کے لحاظ سے اس قابل ہوتے ہیں کہ اس قسم کی ذمہ داریاں ادا کر سکیں۔ ان کو بھی اپنے نام اس تحریک کے سلسلہ میں پیش کر دینے چاہئیں بشرطیکہ وہ اپنا خرچ برداشت کر سکتے ہوں"۔

(از خطبہ مطبوعہ الفضل ۲۳ مارچ ۱۹۶۶ء صفحہ ۲)

اعلان نکاح۔ ولادت۔ درخواست دعا اور سانحہ ارتحال وغیرہ کے جو اعلانات شائع کئے جاتے ہیں، ان کے آخر میں خواہ دعائیہ فقرات لکھنے سے رہ بھی جائیں۔ ان کا مقصد یہی ہوتا ہے کہ قارئین الفضل انہیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(ادارہ)

آپ کا خط ملا

مکرم مولانا محمد منور صاحب ربوہ سے لکھتے ہیں:

محترمی جناب ایڈیٹر صاحب ....

آپ نے بالکل بجا فرمایا ہے کہ "نام کسی وقت بھی بدلا جا سکتا ہے۔ بدلا جا سکتا ہوگا لیکن آپ ہرگز نہ بدلیں"۔

میرا نام بھی بہت سے احباب "منور احمد" لکھ دیتے ہیں۔ یا گفتگو میں استعمال کرتے ہیں۔ جب ٹوکتا ہوں تو کہتے ہیں کہ یہ نام بھی اچھا ہے۔ میں عرض کرتا ہوں کہ نام تو اچھا ہے۔ لیکن یہ میرا نام نہیں ہے۔

میری پیدائش سے پہلے ابا جان نے خواب میں دیکھا تھا کہ ایک بہت بڑا باغ ہے۔ جس کے ارد گرد دیوار ہے اس کے گیٹ پر ایک بڑے پھٹے پر لکھا ہوا ہے۔ "محمد منور" ابا جان بتاتے تھے کہ اس سے پہلے میں نے نہیں سنا تھا۔ جب ایک بزرگ سے اس کا ذکر ہوا تو انہوں نے تعبیر فرمائی کہ آپ کے ہاں بیٹا ہوگا۔ اس کا نام "محمد منور" رکھیں۔

ابا جان کو یہ بات بھول گئی۔ میری ولادت کے بعد انہوں نے حضور (حضرت امام ثانی۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کے درجات بلند فرماتا رہے) کی خدمت میں نام کے لئے عرض کیا۔ حضور نے "محمد عبداللہ" عطا فرمایا اور یہی نام رکھ دیا گیا۔

میری زندگی کے ابتدائی دو سال بیماری میں گزرے۔ حسن اتفاق سے وہی بزرگ دوبارہ ملے تو انہوں نے فرمایا کہ اپنا خواب حضور کی خدمت میں لکھ کر نام بدلنے کی درخواست کریں۔ حضور نے منظوری عطا فرمائی اور میرا نام "محمد منور" رکھ دیا گیا۔ مجھے اس بات پر پختہ یقین ہے کہ نام میں بہت کچھ ہے کیونکہ نام کی تبدیلی کے بعد میری آنکھوں کی بیماریاں جاتی رہیں۔ بینائی میں بنیادی نقص تو قائم رہا۔ لیکن ان بیمار اور کمزور آنکھوں کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے لمبے لمبے عرصہ تک دین کی تحریری خدمت کی توفیق بخشی کہ اب تک قلم ہاتھ سے چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا۔

ہم علاقہ ہونے کی بابت بھی آنمحترم کا ارشاد صد فی صد درست ہے۔ مجھے اس کا ذاتی تجربہ ہے۔ ستمبر ۱۹۵۸ء میں جب میں نیروبی سے شمالی روڈیشیا (موجودہ زمبیا) کے شہر نڈولا (NDOLA) پہنچا تو مسافرخانے میں سامان رکھ کر باہر نکلا ہی تھا کہ اچانک پیچھے سے کار کو بریک لگنے کی آواز آئی۔ پیچھے مڑ کر دیکھا تو کار چلانے والے صاحب نے پوچھا کہ آپ کہاں جا رہے ہیں۔ میں نے بتایا کہ میں ابھی نیروبی سے یہاں پہنچا ہوں اور اب اپنے پاسپورٹ پر اس ملک کا ویزا لگوانے اور اپنی آمد کی اطلاع دینے امیگریشن آفس جا رہا ہوں۔ انہوں نے مجھے کار میں بیٹھنے کے لئے کہا۔ اس میں ایک کپڑے کے ایجنٹ بھی تھے جو دھاریوال (بھارت) سے کمبلوں وغیرہ کے آرڈرز وصول کرنے کے لئے نڈولا پہنچے تھے۔ کار کے مالک کا نام رگھبیر چند گھئی (R.C. GHAI) تھا۔ انہوں نے بتایا کہ پگڑی، شیروانی اور شلوار سے میں نے پہچانا کہ آپ پنجابی ہیں۔ پھر بڑی مسرت سے کہا کہ اس وقت اس شہر میں تین ہی پنجابی ہیں اور وہ تینوں اس کار میں جمع ہیں۔

اپنے ساتھی ایجنٹ کو انہوں نے راستہ میں چھوڑا اور مجھے امیگریشن آفس لے گئے اور وہاں سے اپنے گھر لے گئے۔ ان کی اہلیہ محترمہ نے اسی وقت دہی پکوڑیاں تیار کر کے پیش کیں۔ ان کے بچے بھی انکل، انکل کہہ کر مجھ سے اظہار محبت و احترام کرتے رہے۔ گھئی صاحب نے اصرار سے اپنے ہاں ٹھہرنے کو کہا۔ مگر میں نے مسافرخانہ نہ چھوڑا۔ ایک ہفتہ میں اس میں رہا۔ گھئی صاحب ہر روز مجھے مسافرخانہ سے لے جاتے اور مسلمان دکانداروں اور تاجروں کے پاس لے جاتے اور میرا تعارف کراتے اور پھر واپس چھوڑ جاتے۔

میں نے دیکھا ہے کہ سکھ صاحبان بھی پاکستان سے باہر جہاں ملتے ہیں بڑی محبت کا اظہار کرتے ہیں اور پنجابی میں گفتگو کر کے محظوظ ہوتے ہیں اور جو بھی نیک کام بتایا جائے اس میں دلی جوش سے تعاون کرتے ہیں۔

میں آجکل بیمار رہتا ہوں آنمحترم اور قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ـــــ نون سین

افغانستان / ایران

افغانستان کے صدر برہان الدین ربانی نے ایران سے اپیل کی ہے کہ وہ افغان مجاہدین کے مختلف دھڑوں میں ثالثی کر کے کابل کو امن سے زندہ رہنے کا موقعہ دے۔ گذشتہ جمعہ ان مجاہدین کے گوریلوں نے کابل پر راکٹوں سے حملہ کیا۔ صدر ربانی نے صدر اکبر ہاشمی رفسنجانی کو ایک پیغام میں یہ بات کہی ہے۔ یہ پیغام گذشتہ جمعرات کے روز تہران میں صدر ایران کے حوالے کیا گیا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ اس دن افغانی دارالخلافہ میں نو راکٹ گرائے گئے جن سے دو افراد ہلاک ہو گئے اور بارہ زخمی یہ خبر کابل ریڈیو نے نشر کی تھی۔

ربانی نے رفسنجانی سے کہا ہے کہ وہ ایک مہم کی طرح کام کرتے ہوئے افغانی حکومت کو استحکام دلانے کی کوشش کریں۔ ان سے یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس بات کی توقع کی جاتی ہے کہ اگر آپ نے اپنا کردار ادا کیا تو یہ خاصا متاثر رہے گا۔

افغانی وزارت دفاع نے حزب الاسلام کے دھڑے کے خلاف الزام لگایا گیا ہے کہ وہ افغانستان کو امن سے محروم رکھنا چاہتے ہیں۔ یہ دھڑا گلبدین حکمت یار کا ہے۔ اور اس کے ساتھی شیعہ حزب الوحدت اسکے ساتھ کارروائیاں کر رہے ہیں۔ حزب وحدت کا صدر مقام کسی وقت ایران میں تھا اور وہاں سے یہ سوویت کی قائم کردہ حکومت کے خلاف حملے کرتے تھے۔ مجاہدین کی کارروائیوں کے نتیجہ میں سوویت کے ذریعہ قائم کی گئی حکومت کا خاتمہ ہوا۔ لیکن سوویت یونین کی قائم کردہ حکومت کے خاتمے کے باوجود مجاہدین آپس میں متحد نہ ہو سکے اور ان کے مختلف دھڑوں نے ایک دوسرے سے لڑتے ہوئے ہزاروں افراد ہلاک کر دئے۔ گذشتہ دنوں ربانی حکمت یار اور دوسرے افغان لیڈر آپس میں جلال آباد میں ملاقاتیں کرتے رہے ہیں۔ تاکہ حالات کے سدھرنے کی کوئی راہ نکالی جائے سب سے بڑی مشکل کیبنٹ کی تشکیل ہے۔ اور کیبنٹ کی تشکیل ہی کے سلسلے میں کئی دفعہ گفت و شنید بغیر کسی نتیجہ کے ختم ہو جاتی رہی ہے حکومت کے دستے اور شیعہ مجاہدین گذشتہ روز ایک دوسرے پر حملے کرتے رہے۔ کہا گیا ہے کہ یہ حملے گذشتہ دو ماہ میں سب سے زیادہ شدید تھے۔ ان میں ٹینک اور راکٹ استعمال کئے گئے۔

امریکہ کی امداد؟

پاکستان کی وزارت خارجہ کے ایک نمائندہ نے کہا ہے کہ پاکستان تمام دوست ممالک جن میں امریکہ بھی شامل ہے۔ کی طرف سے ہر مدد کا خوشی سے استقبال کرے گا جس کے ذریعے پاکستان اپنی مشکلات خاص طور پر مسئلہ کشمیر کے سلسلے میں حل کر سکے۔ یہ بات وزارت خارجہ کے نمائندے نے اپنی ہفتہ وار پریس میٹنگ کے موقعہ پر کہی۔ اس نے مزید کہا کہ سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کے ایک افسر نے کانگریس کی طرف سے اس خیال کا اظہار کیا تھا کہ امریکہ اس بات کے لئے حاضر ہے کہ پاکستان اور ہندوستان کے معاملات مشکلات کو حل کرانے میں مدد دے۔ اس نے کہا کہ امریکہ کی یہ مدد جو ہندوستان کے ساتھ مسائل حل کرنے کے سلسلے میں ہے ہماری خوشی کا باعث ہے۔ اس نمائندے نے یہ بھی کہا کہ وزارت خارجہ کو ایسی کسی بات کا علم نہیں ہے جس کے نتیجہ میں امریکہ نے یہ پیشکش کی ہے اس نے کہا کہ وزارت خارجہ کے مطابق ہمارے خیالات میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں ہوئی۔ یعنی ہمیں امریکہ کی طرف سے کسی قسم کی دفاعی مدد ملنی شروع نہیں ہوئی۔

عراق میں پاکستانیوں پر مقدمہ

بتایا گیا ہے کہ دو پاکستانی فوجیوں جنہیں عراق کے فوجیوں نے کویت/عراق سرحد پر گذشتہ مارچ میں حراست میں لیا تھا اب عراقی عدالت میں مقدمہ چلایا جانے والا ہے۔ ان پر الزام یہ ہے کہ وہ غیر قانونی طور پر عراق کی حدود میں داخل ہوئے۔ اقوام متحدہ کی عراقی کویت آبزرویشن کے ذرائع نے بتایا ہے کہ عراقی وزارت نے اپنی تحقیق مکمل کر لی ہے۔ یہ دونوں صوبیدار ثناء اللہ گجرات اور این سی او محمد بشیر راولپنڈی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان دونوں کو سویلین حکام کے سپرد کر دیا جائے گا۔ جو ان پر لگائے گئے الزام کے سلسلے میں مقدمہ چلوائیں گے۔ پاکستانی سفارتخانے کے فسٹ سیکرٹری نے بتایا ہے کہ سفارتخانہ اس سلسلے میں پوری طرح آگاہ ہے اور وہ ان فوجیوں کی ہر قسم کی جائز مدد کر رہا ہے۔ یہ دوسرا موقعہ ہے کہ بغداد کی کسی عدالت میں پاکستانیوں کے خلاف عراق میں غیر قانونی طور پر داخل ہونے کا مقدمہ چلایا جا رہا ہے۔ گذشتہ سال ایک شخص عظیم گل پر بھی اسی طرح مقدمہ چلایا گیا تھا۔ اور اسے بغداد کے جیل میں سات سال کی سزا دی گئی ہے۔ عظیم گل پشاور کے قریب کسی گاؤں کا رہنے والا تھا۔

ڈاکٹر حامد احمد

ہائیکنگ کلب

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے ۱۹۹۱ء میں ایک ہائیکنگ کلب قائم کیا۔ گذشتہ دو سال میں کلب کے زیر اہتمام ہائیکنگ اور ٹریکنگ کے ۱۲ پروگرامز ترتیب دیئے گئے۔ جن میں ملک بھر کے خدام و اطفال نے حصہ لیا۔ حضور انور نے کلب کی کارکردگی پر بہت خوشی کا اظہار فرمایا۔ محض خدا تعالےٰ کے فضل سے کلب کے زیر اہتمام مشکل اور بلند ترین ٹریکز پر گروپس بھیجے گئے اور انہوں نے نہایت کامیابی سے وہ ٹریکز مکمل کئے ان میں کچی کانی پاس (KACHI KANI) (چترال) اور منٹر نیو پاس FT.17640 شامل ہیں۔

ہائیکنگ محض پہاڑوں پر سیک اٹھا کر جانے کا نام نہیں بلکہ یہ ایک صحت مند تفریح کے علاوہ ایک ACTION ORI-ENTED نظام تربیت بھی ہے۔ اس لئے کلب ممبرز کو پہلے ضروری باتوں (مثلاً تعارف، ابتدائی طبی امداد، پہاڑوں پر اور برف میں چلنے کے طریق، چند ضروری گر ہیں ہائیکنگ میں استعمال ہونے والے کپڑوں اور سامان کا تعارف، غذا اور غذائیت قیادت، مہم کے دوران طرز عمل ماحولیاتی تحفظ اور سفر پر جانے، چڑھائی پر چڑھنے اور اترنے کی دعائیں وغیرہ) کے بارے میں بتایا جاتا ہے۔ اس کے بعد ٹریکنگ کے لئے بھیجا جاتا ہے۔

کلب اپنے ممبرز کو مندرجہ ذیل سہولتیں مہیا کرتا ہے۔

۱۔ ہائیکنگ کے بارے میں معلومات اور راہنمائی۔

۲۔ ہائیکنگ کے باقاعدہ پروگرام تشکیل دے کر ایک نظام کے تحت ممبرز کو ہائیکنگ کے لئے بھیجنا۔ اس طرح کے پروگرامز عام طور پر ۸ دن کے ہوا کریں گے اور پروگرام کی فیس ۱۰۵۰/- روپے ہوگی (۸ دن سے زائد ایام کے پروگرام کی فیس بھی ٹریک کے مطابق زیادہ اور چھوٹے پروگرامز کی کم ہوگی)

اس فیس میں کلب مندرجہ ذیل انتظامات کریگا۔

پشاور میں قیام و طعام۔

پشاور سے آگے اور واپس پشاور تک سفر خرچ، قیام و طعام، ہائیکنگ کا سامان (ٹینٹ، ایک سیک، سلیپنگ بیگ، میٹرس وغیرہ) مہیا کرنا، خوراک اور کھانے پکانے کا جملہ سامان مہیا کرنا۔ غرض صرف ذاتی کپڑے وغیرہ لے کر آنا ہوگا۔

ہر گروپ کے ساتھ ایک لیڈر کلب کی طرف سے جائے گا۔ جو ہائیکنگ کا خاطر خواہ تجربہ رکھتا ہوگا۔ علاوہ ازیں پشاور میں ہائیکنگ و ٹریکنگ کے بارے میں وڈیو فلم بھی دکھائی جاتی ہے۔ راستے نقشے اور معلومات مہیا کی جاتی ہیں۔

۳۔ ہائیکنگ کا شوق رکھنے والے ممبرز کو ایڈوانس کورسز کروائے جائیں گے۔

۹۳ء کا پروگرام

A۔ کیمپنگ و ہائیکنگ کورس (CH)

یہ کورس بچوں (۱۳ تا ۱۶ سال) اور بڑی عمر کے ممبرز کے لئے علیحدہ علیحدہ ترتیب دیا جاتا ہے۔ جس میں کیمپنگ اور ہلکی پھلکی ٹریکنگ کروائی جاتی ہے۔

کیمپ
۱۔ شوگراں کیمپ (کاغان ویلی)، ۲۔ مہوڈنڈ کیمپ (سوات ویلی)، ۳۔ لالہ زار کیمپ (کاغان ویلی)، ۴۔ کاغان کیمپ (کاغان ویلی)،

B۔ ٹریکنگ اور بیک پیکنگ کورس (TK)

یہ کورس ٹریکنگ اور بیک پیکنگ پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس میں عمر کی حد ۱۶۔ ۳۰ سال ہے۔ تاہم جسمانی طور پر فٹ ممبرز کے لئے عمر کی پابندی نرم بھی کی جا سکتی ہے۔

ٹریک
۱۔ رتی گلی (کشمیر) ۲۔ بانس گلی (کاغان) ۳۔ کمک ڈوری

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان ——— احمد طاہر مرزا

مکرم مرزا بشیر احمد صاحب

میرے والد محترم ۱۹۳۴ء کو کھوسر (شکرگڑھ) میں پیدا ہوئے اور تقسیم ہند سے قبل ہی بدوملہی (نارووال) میں آکر آباد ہو گئے۔ ابھی چار سال ہی کے تھے کہ والد کا سایہ شفقت سر سے اٹھ گیا۔ ابتدائی تعلیم مقامی سکول میں حاصل کی۔

پاک فوج میں شمولیت

میٹرک کرنے کے بعد ۱۹۵۲ء میں پاک فوج میں شمولیت اختیار کر لی۔ چالیس افراد میں سے آپ اکیلے ہی منتخب ہوئے بچپن سے ہی بہادری اور شجاعت کے ساتھ ساتھ سادگی کا عنصر پایا جاتا تھا۔

حب الوطنی

یہ ۱۹۶۵ء کا ذکر ہے جب پاک بھارت جنگ شروع ہو چکی تھی۔ والد صاحب فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے کمانڈر نے اعلان کیا کہ فلاں محاذ پر ایک فوجی کی ضرورت ہے جہاں جان کا بہت خطرہ ہے اور ہے بھی بہت اہم محاذ۔ اعلان کے بعد کسی نے جواب نہ دیا۔ دوسرے دن بھی ہمارے آفیسر نے اعلان کیا مگر کسی نے لبیک نہ کہا۔ میں دو دن سوچتا رہا۔ آخر تیسرے دن میں نے اپنے آپ کو پیش کر دیا۔ اس پر آفیسر صاحب کہنے لگے کہ آپ تو احمدی ہیں۔ آپ کی جماعت کیا اس کی اجازت دیتی ہے۔ میں نے کہا "ہاں ہماری جماعت یہی کہتی ہے کہ وطن کے دفاع کی خاطر جان قربان کر دینے سے بھی دریغ نہیں کرنا چاہیئے۔

۱۹۷۱ء

اس سال بھی آپ کو وطن کی خدمات کا موقعہ ملا اور کئی دن تک وطن کا دفاع کرتے رہے۔ بدقسمتی سے اس سال پاکستان کو شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ اور کئی ہزار پاکستانی فوجی جنگی قیدی بنا لئے گئے جن میں والد صاحب بھی شامل تھے۔

غیرت الٰہی

۱۹۷۱ء میں جب کہ آپ جنگی قیدی تھے ایک دن کا ذکر ہے کہ ایک ہندو فوجی آفیسر لیکچر دے رہا تھا۔ جس کا نام برکت رام تھا۔ اس ہندو آفیسر نے دوران لیکچر یہ فقرہ کہہ دیا کہ "غلطی تو بھگوان (خدا) سے بھی ہو جاتی ہے۔" والد صاحب فرمایا کرتے تھے کہ اس ۲۵۶ کے کیمپ میں میں اکیلا احمدی تھا۔ یہ فقرہ سن کر سارے پاکستانی منہ سے اظہار افسوس کرنے لگے اور اپنی بے بسی پر کچھ نہ بولے فرمایا کرتے تھے کہ اس وقت غیرت الٰہی نے مجھے جھنجھوڑا اور میں اٹھ کھڑا ہوا اور اس ہندو آفیسر سے مخاطب ہو کر کہا۔ برکت رام صاحب ہم ایسے خدا کو خدا ہی نہیں مانتے جس سے غلطی ہو جاتی ہے اس کے بعد یہ بات ہمارے آفیسر تک پہنچی چنانچہ اس برکت رام نے اس وقت سب کے سامنے اپنی غلطی کا اقرار کیا اور معافی طلب کی۔

۷۶-۱۹۷۷ء میں آپ نے ۲۳ سال پاک فوج میں خدمات دے کر استعفیٰ دے دیا اور وجہ یہ بیان کی کہ میرا دل اب تربیت اولاد کرنے کو چاہتا ہے۔ چنانچہ ۱۹۷۷ء کو مع اہل و عیال کراچی سے واپس بدوملہی تشریف لے آئے۔

زندگی کے آخری سولہ سال

محترم والد صاحب نیوی میں سگنل ڈیپارٹمنٹ میں خدمات سرانجام دیا کرتے تھے۔ نیز الیکٹریکل سپروائزر بھی تھے۔ ریٹائرمنٹ کے دو سال بعد حکومت کی طرف سے آپ کو دو تین پیشکشیں آئیں کہ آپ ہماری نگرانی میں بیرون ملک چلے جائیں مگر آپ نے ساری درخواستیں یہ کہہ کر رد کر دیں کہ اب میں اولاد کی تربیت کرنا چاہتا ہوں اور مجھے مال سے محبت نہیں ہے۔

چنانچہ آپ نے بدوملہی میں البیت کے قرب میں الیکٹرک شاپ کھول لی۔ اس دکان میں البیت کی لائبریری کی دو الماریاں بھی تھیں۔ کاروباری حالات ناسازگار تھے۔ چنانچہ یہ دکان چھوڑ کر آپ جہلم چپ بورڈ فیکٹری چلے گئے۔ (یہ ۸۱-۱۹۸۰ء کی بات ہے) وہاں چند ماہ ملازمت کی۔ اس فیکٹری میں ایک دن والد صاحب کو ہائی پاور کا شاک لگا مگر خدا کے فضل سے بچ گئے (بظاہر ایسا ممکن نہ تھا) چنانچہ اس کے بعد آپ نے باوجود چپ بورڈ فیکٹری کے مالک میاں ادریس احمد صاحب کے اصرار کے استعفیٰ دے دیا۔ اور دوبارہ بدوملہی آکر اسی دکان میں سائیکل شاپ کھول لی۔

چند سال بعد آپ نے البیت کی ایک دکان کرایہ پر حاصل کر لی۔ جس میں مصالحہ جات پیسنے کے لئے ایک دو کٹر نصب کر دیئے۔ تب سائیکل شاپ پر خاکسار کا بھائی ہوتا اور والد صاحب دوسری دکان میں۔ ہمارے استفسار پر یہی جواب دیتے کہ یہ کام اس لئے کرتا ہوں کیونکہ اس میں مجھے دعوت الی اللہ کرنے اور مطالعہ کا وقت مل جاتا ہے۔ زندگی کے آخری سال اسی طرز کی زندگی میں گزر گئے۔

آپ کو مطالعہ کا بے حد شوق تھا۔ یہ عظیم سعادت بھی حاصل تھی کہ کتب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا تین بار مطالعہ کیا ہوا تھا۔ اور ان پر عبور حاصل تھا۔

مکرم والد صاحب سیکرٹری مال تو نہیں تھے مگر گذشتہ سولہ سال سے آپ کے پاس مستقل ایک رسید بک رہتی تھی۔ جس میں زیادہ تر صدقات اور دوسرے فنڈز کی رسیدیں کاٹی جاتی تھیں۔

وفات

آپ ۵ اپریل ۱۹۹۳ء بروز پیر انتقال فرما گئے وفات سے ۱۵ روز قبل مکرم سیکرٹری صاحب مال کو بلا حساب ۶۰۰۰ روپے جمع کروا دیے۔ آپ کی وفات کے بعد خاکسار نے حساب کیا تو تقریباً پورا حساب تھا۔ وفات سے تین روز قبل بروز جمعہ البیت میں تشریف لائے اور اعلان کیا کہ میں بیمار ہوں۔ کمزور ہوں اب مجھ سے کام نہیں ہوتا کوئی اور زعیم منتخب کر لیں۔ چنانچہ خود انتخاب کروا کے نیا زعیم منتخب کیا۔ اور شدید بیماری کی حالت میں چھت پر چڑھ کر ڈش انٹینا کا رخ درست کیا اور آخری دفعہ پیارے آقا کا دیدار کیا اور خطبہ سنا۔ اس کے تیسرے روز بروز پیر ۵ اپریل ۱۹۹۳ء بعارضہ یرقان چند یوم کی علالت کے بعد بقضائے الٰہی ہم سے جدا ہو کر اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ خاکسار یکم اپریل ۱۹۹۳ء کو والد صاحب کو بیماری کی حالت میں چھوڑ کر مشاورت کے سلسلہ میں ڈیوٹی نبھانے ربوہ آیا تھا۔ چنانچہ ۶ اپریل شب ۱/۲ ۱ بجے محترم والد صاحب کی وفات کی اطلاع موصول ہوئی۔ یکم اپریل کو خاکسار کی والد صاحب سے جو آخری ملاقات ہوئی۔ اس کا آخری فقرہ یہ تھا "خدا حافظ"۔

مقدس کفن

اگلے روز خاکسار نے والد صاحب کا جنازہ پڑھایا۔ آپ موصی تھے امانتاً مقامی قبرستان میں دفن کیا گیا۔

گندم کی سرخی

چند ماہ سے اہل خانہ سے اس بات کا بار ہا تذکرہ کیا کہ جب گندم لالی بھرے گی تو اس وقت کچھ ہوگا۔ اس وقت ہمارے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ گندم کی لالی کے وقت آپ کی وفات ہو جائے گی۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ۵۹ سال تھی۔ پسماندگان میں ہماری والدہ کے علاوہ آٹھ افراد

باقی صفحہ ۶ پر

واقفین نو کی بدنی صحت کا خاص خیال رکھیں

واقفین کی نئی نسل کی تیاری کے سلسلہ میں نصیحت کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"واقفین کی تیاری کے سلسلہ میں ان کی بدنی صحت کا بھی خاص طور پر خیال رکھنا ضروری ہے۔ وہ واقفین جو مختلف عوارض کا شکار رہتے ہیں اگرچہ بعض ان میں سے خدا تعالیٰ سے توفیق پاکر غیر معمولی خدمت بھی سرانجام دے سکتے ہیں۔ لیکن بالعموم صحت مند واقفین بیمار واقفین کے مقابل پر زیادہ خدمت کے اہل ثابت ہوتے ہیں۔ اس لئے بچپن ہی سے ان کی صحت کی بہت احتیاط، نگہداشت ضروری ہے۔ پھر ان کو مختلف کھیلوں میں آگے بڑھانے کی باقاعدہ کوشش کرنی چاہیئے۔ ہر شخص کا مزاج کھیلوں کے معاملے میں مختلف ہے۔ پس جس کھیل سے بھی کسی واقف بچے کو رغبت ہو۔ اس کھیل میں حتی المقدور کوشش کے ساتھ ماہرین کے ذریعہ اس کو تربیت دلانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ بعض دفعہ ایک ایسا مربی جو کسی کھیل میں مہارت رکھتا ہو محض اس کھیل کی وساطت سے لوگوں پر کافی اثر و رسوخ قائم کر لیتا ہے اور نوجوان نسلیں اس کے ساتھ خاص طور پر وابستہ ہو جاتی ہیں۔ پس ہم تربیت کا کوئی بھی رستہ اختیار کریں چونکہ ہماری نیتیں خالص ہیں اس لئے وہ رستہ خدا ہی کی طرف جائے گا۔"

(از خطبہ فرمودہ ۱۷ فروری ۱۹۸۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر ۲۸۸۸۷ و

MRS MEKAR-W/O JAYAE-NCANG بپیشہ خانہ داری عمر ۳۷ سال بیعت ۱۹۵۴ء ساکن انڈونیشیا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰-۲-۱۹۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) طلائی زیورات وزنی دو گرام مالیتی RP ۴۰.۰۰۰/- (۲) حق مہر RP ۵۰۰.۰۰۰/- اس وقت مجھے مبلغ ۱۵.۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ MRS. MEKAR انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱۔ JAYAENCANG خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر۲۔ ARWA AHMADI پسر موصیہ۔

مسل نمبر ۲۸۸۸۸ و

DEDEN AMIJAYA S/O AMIDIN بپیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال بیعت ۱۱-۱۱-۸۱ ساکن جابر انڈونیشیا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱-۱۰-۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۴ بینڈ کار یڈیو مالیتی RP ۱۵۰.۰۰۰/- اس وقت مجھے مبلغ ۱۲۵.۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد DEDEN AMIJAYA S/O AMIDIN انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱۔ DRH ENDANG SUSANTO انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۲۔ TANTAN SUMARTA S/O AMIDIN انڈونیشیا۔

ایک انسان جو کسی بھوکے کو کھانا دیتا ہے۔ پیاسے کو پانی پلاتا ہے۔ ننگے کو کپڑا پہناتا ہے۔ وہ اپنے اندر ہی اندر ایک قسم کا احساس پاتا ہے کہ میں نے نیکی کی اور اچھا کام کیا۔ انسان کا دل اور کانشنس نور ایمان ہر کام کے وقت اسے معلوم کرا دیتا ہے کہ آیا اس نے ثواب کیا یا گناہ کیا۔

بقیہ: صـ۵

خانہ چھوڑے ہیں (۳ بیٹے ۵ بیٹیاں) اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

بقیہ: صـ۴

گلی (کشمیر)، ۴۔ نبات گلی (گلگت)، ۵۔ بابو سر ٹریک (گلگت اور کاغان)، ۶۔ سرال گلی (کشمیر)، ۷۔ کیوائی کمڑہ مظفر آباد ٹریک۔ ۸۔ پلونغر گلی (سوات)، ۹۔ کنڈ بنگلہ سوسی کا سیلٹی پارس ٹریک (کاغان)، ۱۰۔ جبل کھنڈ گلی (کاغان)، ۱۱۔ دیو مائی پلین (۸ دن سے زائد ہوگا)، ۱۲۔ مہوڈنڈ چترال ٹریک (سوات)، ۱۳۔ ملکہ پربت راؤنڈ ٹریک (کاغان)، ۱۴۔ دار دڑہ۔ بحرین ٹریک (دیر۔ سوات)

(HT) HIGH ALTITUDE TREKKING COURSE

اس کورس کے لئے ۱۵۰۰۰ سے بلند ٹریک منتخب کئے جاتے ہیں۔ ممبرز کا ٹریکنگ کا کچھ نہ کچھ تجربہ ہونا ضروری ہے۔

۱۔ کچی کانی پاس (چترال۔ سوات)
۲۔ مزینو پاس (گلگت)، ۳۔ بالتورو کانکارڈیا۔ K2 ٹریک

مندرجہ بالا ٹریکز کے علاوہ مزید کسی اور ٹریک پر جسے ممبرز پسند کریں۔

D۔ کوہ پیمائی مہم

اس سال ایک کوہ پیمائی کی مہم بھی ترتیب دی جائے گی۔ اس کے لئے ملکہ پربت یا کوئی دوسری چوٹی جو ۲۰۰۰۰ فٹ کے لگ بھگ ہو منتخب کی جائے گی۔ یہ پروگرام ستمبر میں ہوگا۔ جو ممبرز دلچسپی رکھتے ہیں۔ وہ فوری طور پر کلب سے رابطہ قائم کریں۔

E۔ ایڈوانس کورسز

اگست میں کوہ پیمائی کا ایک بنیادی کورس اور ستمبر میں لیڈرشپ کے کورسز کے ممبرز کو بھیجا جائے گا دلچسپی رکھنے والے ممبرز جلد رابطہ کریں۔

بچوں کا گروپ: CH ۱۶ جون تا ۲۳ جون

ٹریکنگ پروگرام: TK

۲۳ جون	تا	۳۰ جون
یکم جولائی	تا	۸ جولائی
۱۰ "	"	۱۷ "
۲۰ "	"	۲۷ "
یکم اگست	"	۸ اگست
۱۰ "	"	۱۷ "
۲۰ "	"	۲۷ "

HIGH ALTITUDE TREKKING-HT

کچی کانی پاس ۲۰ جولائی سے ۳۱ جولائی
مزینو پاس ۲۰ اگست تا ۳۱ اگست

یہ دونوں پروگرام ۱۲ دن کے ہوں گے اور ان کی فیس ممبرز کے لئے ۱۹۷۰/- روپے ہوگی۔
غیر ممبرز کے لئے ۲۵۰۰/- روپے

ممبرشپ کا طریق

ممبرشپ فارم قائد ضلع، دفتر مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ یا کلب سے خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔ ممبرشپ فارم اور ۲۵/- روپے کا بنک ڈرافٹ (بنام ڈاکٹر حامد احمد N.B.L. PESH AC. NO. ۲۵۶۹) بھیج کر ممبرشپ حاصل کی جا سکتی ہے۔

کورس / پروگرام میں شمولیت

کورس میں شمولیت کا فارم یا سادہ کاغذ پر اپنے اور اپنے ساتھیوں کے نام اور کورس فیس کا بنک ڈرافٹ بھیج کر بکنگ کروا سکتے ہیں فون پر بھی بکنگ کروا سکتے ہیں۔

ضروری نوٹس

آٹھ دن سے کم ایام کے ٹریک / پروگرام تشکیل دیئے جا سکتے ہیں۔

ایسے گروپس جن کے تمام ممبرز ایک ہی جگہ سے ہوں ان کی خواہش پر تاریخوں اور ٹریک میں ان کی پسند کے مطابق تبدیلی کر دی جاتی ہے۔

ان تاریخوں میں موسم اور حالات کے مطابق تبدیلی ہو سکتی ہے۔

بکنگ کرواتے وقت ان ٹریکز کا ذکر ضرور کریں جو آپ کر چکے ہیں اور جن ٹریکز پر آپ جانا چاہتے ہیں پسند کے اعتبار سے ترتیب وار لکھیں۔ تا کہ اگر ایک خاص ٹریک ممکن نہ ہو تو کسی دوسرے ٹریک میں آپ کو شامل کیا جا سکے۔

بکنگ جلد از جلد کروائیں تا کہ پروگرام کو آخری شکل دی جا سکے۔

قائدین اضلاع سے درخواست ہے کہ وہ کوشش کریں کہ ضلع کے خدام کا گروپ تشکیل دے کر بکنگ کروائیں۔

ہائی ٹریکز اور کوہ پیمائی کا شوق رکھنے والے ممبرز جلد از جلد کلب سے رابطہ کریں۔

رابطہ: ہائیکنگ کلب پاکستان۔ پوسٹ بکس نمبر ۱۱۱۸ پشاور صدر ۲۵۰۰۰۔ فون۔ ڈائریکٹر حامد احمد ۰۵۱-۲۵۴۷۵۸ اسلام آباد۔
سیکرٹری آپریشن جمیل خان ۰۵۲۱-۲۱۶۲۱۴ پشاور۔
جنرل سیکرٹری ۰۵۲۱-۴۴۳۳۲ پشاور
لوکل ڈائریکٹر برائے ربوہ۔ سرگودھا۔ فیصل آباد۔ فاتح الدین فون نمبر ۰۴۵۲۴-۵۸۶ ربوہ۔

ڈاکٹر حامد احمد
ڈائریکٹر ہائیکنگ کلب پاکستان
مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ : صـ۱

کے قیام پر زور دیا ہے اور کوشش کر رہا ہوں کہ ان پر نظر بھی رکھوں تاکہ آئندہ صدی میں غلط باتیں رواج نہ پا جائیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے اپنے دورِ امامت میں لمبے عرصے کے دوران جن روایات کے قائم کرنے پر زور دیا ہے ان پر میں جماعت کو قائم کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس کے باوجود میں نے دیکھا ہے کہ جب مجلس شوریٰ پر نظر نہ رکھی جائے یا مجلس شوریٰ میں شامل لوگ یہ سمجھیں کہ ہم آزادی سے بیٹھے ہوئے ہیں ہم پر کوئی نظر نہیں ہے تو وہ بدکنے کی کوشش کرتے ہیں اور دنیا کی مجالس شوریٰ سے متاثر ہو کر ایسے انداز اختیار کرتے ہیں جن کا تقویٰ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ میں نے یورپ کی مجالس شوریٰ میں کئی بار ایسی اہم باتیں بیان فرمائی ہیں جماعتوں کو چاہیئے کہ وہ کیسٹیں حاصل کریں۔ ان کو خوب غور سے سنیں اور شوریٰ کے اراکین کو مجلس شوریٰ کے انعقاد سے پہلے بطور خاص وہ کیسٹیں سنوائی جائیں۔ اس سے ان کو بہت فائدہ ہوگا۔ بطور مثال حضور نے گذشتہ سال بیلجیئم میں شوریٰ کے خطاب کا ذکر فرمایا اور فرمایا۔ کہ اس کی کیسٹ حاصل کریں اور شوریٰ کی اہمیت معلوم کریں۔ اس کے علاوہ سویڈن، انگلستان، ناروے میں ان مضامین پر روشنی ڈال چکا ہوں۔

حضور نے فرمایا جب میں وہاں موجود نہ ہوں جہاں شوریٰ ہو رہی ہو تو محسوس ہوتا ہے کہ بعض لوگوں کا انداز میری غیر حاضری میں اور ہوتا ہے اور میری موجودگی میں اور ہو جاتا ہے۔ یہ ایک بہت ہی خطرناک رجحان کی نشاندہی کرتا ہے۔

حقیقت میں تو صاحبِ ایمان خدا کو سامنے ہر وقت پاتا ہے۔ جب تک یہ رجحان نہ ہوگا۔ اس وقت تک شوریٰ کی مجالس تقویٰ سے خالی رہیں گی۔ اور تقویٰ کی جان اس میں ہے کہ خدا ہر وقت ہمیں دیکھ رہا ہے۔ اگر ہم نے کوئی بد اخلاقی کی، کسی بھائی کا تحقیر سے ذکر کیا، اپنی چالاکی یا انانیت کا ذکر کیا، تو یہ ساری باتیں وہ ہیں جن سے کراہت آتی ہے۔ اور اگر محبوب کی کراہت کی نظر پڑے تو انسان کے سارے وجود پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے۔ دل دہل جاتا ہے۔ اپنے پیارے کے سامنے تو صاف ستھرا ہو کر بن ٹھن کر جاتا ہے اور عیوب پر پردے ڈال کر جاتا ہے۔ پر تو خدا کی شان ہے کہ وہ بظاہر ہر وقت دکھائی نہیں دیتا۔ اگر ہر وقت دکھائی دے تو صاحب ایمان کی زندگی ہی لرزتے لرزتے ختم ہو جائے۔ پس مجالس شوریٰ کے موقع پر خصوصاً اپنے وساوس کی حفاظت کریں اپنے انداز و اطوار کو سجائیں۔ ان کو زینت دیں اپنے وجود کو شیطانی وساوس سے محفوظ کریں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خلاصۃً فرمایا کہ شوریٰ میں خاص طور پر تین باتوں کا خیال رکھیں۔

اوّل یہ کہ شوریٰ میں جانے والا ہر شخص استغفار سے بار بار کام لے۔ دوسرا یہ کہ ہر مشورہ دینے والا اپنی نیکیوں کو جھکائے خدا کے حضور سجدہ ریز ہو۔ اور تیسرا یہ کہ ہر مشورہ دینے والا جب خدا کے حضور مشورہ دے چکے تو عاجزی سے یہ عرض کرے

سپردم بتو مایہ خویش را
تو دانی حساب کم و بیش را

ہم نے مشورہ دے دیا۔ ماننے والے مانیں یا نہ مانیں ہم نے جو کچھ حاضر کرنا تھا کر دیا۔ اسی روح کے ساتھ اگر آپ مجالس شوریٰ میں حاضر ہوا کریں تو میں یقین رکھتا ہوں کہ مجالس شوریٰ جماعت کی اقدار کی حفاظت کریں گی۔ اور جماعت کی ہمیشہ کی زندگی کی ضامن بن جائیں گی۔ خدا ہمیں اس کی توفیق عطا کرے

الفضل ۱۲۔ مئی ۱۹۹۳ء میں مکرم نسیم احمد شمس صاحب کی طرف سے ارسال کی گئی ایک خبر مکرم مختار احمد صاحب چیمہ کے متعلق شائع کی گئی۔ تحقیق سے پتہ چلا ہے کہ یہ خبر درست نہیں۔ احباب کی اطلاع کے لئے یہ سطور شائع کی جا رہی ہیں۔

(ادارہ)

دعا اور اس کی قبولیت کے زمانہ کے درمیانی اوقات میں بسا اوقات ابتلاء پر ابتلاء آتے ہیں اور ایسے ایسے ابتلاء بھی آ جاتے ہیں جو کمر توڑ دیتے ہیں مگر مستقل مزاج سعید الفطرت ان ابتلاؤں اور مشکلات میں بھی اپنے رب کی عنایتوں کی خوشبو پاتا ہے۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم افضل طاہر صاحب صدر جماعت احمدیہ صادق آباد دیر سے بیمار ہیں۔

○ محترمہ عائکہ صدیقہ صاحبہ اہلیہ مکرم امیر الدین صاحب کا امریکہ میں برین ٹیومر کا کامیاب اپریشن ہو گیا ہے اور ابھی تک ہسپتال میں ہی ہیں۔

○ مکرم صفی اللہ ملک صاحب محلہ دار الرحمت غربی کا چھوٹا بیٹا کچھ دنوں سے دمہ اور گلے کی تکلیف سے دوچار ہے۔ بچے کی عمر چار سال ہے۔ اور وقفِ نو میں شامل ہے۔

○ مکرم قائد صاحب ضلع لاہور نے فون پر اطلاع دی ہے کہ مکرم ناصر احمد صاحب بی ایس سی انجینئرنگ ابن مکرم ڈاکٹر ایس ایم حسن ڈیفنس لاہور شدید بیمار ہیں۔

احباب ان سب کی کامل شفایابی کے لئے دعا کریں۔

نمایاں کامیابی

○ عزیزم مکرم عابد محمود کاہلوں ابن خالد محمود کاہلوں صاحب ربوہ نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال گرین ماڈل سکول دار العلوم غربی ربوہ سے کلاس چہارم میں ۵۹۹/۶۰۰ نمبر حاصل کر کے اوّل پوزیشن حاصل کی ہے

○ عزیزم آصف نصیر ابن ڈاکٹر مکرم نصیر احمد صاحب نے صادق پبلک سکول بہاولپور سے تیسری جماعت میں ۴۱۱/۴۲۵ نمبر لے کر اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔ عزیزم چوہدری فضل احمد صاحب صدر چک نمبر ۱۴۱/۷ اقبال نگر کے پوتے ہیں۔

احباب دعا کریں کہ یہ کامیابی ہر دو کے لئے مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد میں داخلہ

سمسٹر خزاں ۱۹۹۳ء

ڈگری پروگرام۔ انٹرمیڈیٹ پروگرام۔ سرٹیفکیٹ ان لائبریری سائنس۔ اللسان العربی اور ٹیکنیکل کورسز کے لئے داخلہ کی تفاصیل پر مشتمل معلوماتی کتابچے نیشنل اور الائیڈ بینک کی نامزد شاخوں یا یونیورسٹی کے شعبہ داخلہ یا رجسٹرار اکیڈمک شعبہ داخلہ سے رابطہ کریں۔

داخلہ فارم جمع کرانے کی آخری تاریخ ۸۔ جون ۱۹۹۳ء ہے جبکہ ۵۰ روپے لیٹ فیس کے ساتھ داخلہ ۲۰، جون ۱۹۹۳ء تک ہو سکتا ہے۔ داخلہ فارم پر کر کے براہ راست علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد کو دستی یا بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک بھجوائیں۔ مشرق وسطیٰ میں مقیم پاکستانی اگر انٹرمیڈیٹ اور گریجویٹ پروگراموں میں داخلے کے خواہشمند ہوں تو وہ متعلقہ ممالک کے پاکستانی سفارت خانوں اور پاکستانی سکولوں/کالجوں سے رجوع کریں۔

دعاؤں سے بہت زیادہ کام لیں

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"یہ بتانا ضروری ہے کہ سب سے زیادہ زور تربیت میں دعا پر دینا چاہیئے۔ یعنی ان بچوں کے لئے ہمیشہ دردمندانہ دعائیں کرنا اور ان بچوں کو دعا سکھانا اور دعا کرنے کی تربیت دینا تاکہ یہ بچپن ہی سے اپنے ربّ سے ایک ذاتی گہرا تعلق قائم کر لیں اور اس تعلق کے پھل کھانے شروع کر دیں۔ جو بچہ دعا کے ذریعہ اپنے ربّ کے احسانات کا مشاہدہ کرنے لگتا ہے وہ بچپن ہی سے ایک ایسی روحانی شخصیت حاصل کر لیتا ہے جس کا مربی ہمیشہ خدا ہوتا ہے اور دن بدن اس کے اندر وہ تقدس پیدا ہو جاتا ہے جو خدا کے سچے تعلق کے بغیر پیدا نہیں ہو سکتا اور دنیا کی کوئی تعلیم اور کوئی تربیت وہ اندرونی تقدس انسان کو نہیں بخش سکتی جو خدا تعالیٰ کی معرفت اور اس کے پیار اور اس کی محبت کے نتیجہ میں نصیب ہوتا ہے۔ پس ان بچوں کی تربیت میں دعاؤں سے بہت زیادہ کام لیں۔ خود ان کے لئے دعائیں کریں اور ان کو دعا کرنے والے بچے بنائیں۔"

(از خطبہ فرمودہ ۱۷؍ فروری ۱۹۸۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۱۹ مئی۔ رات خاصی ٹھنڈی تھی۔ گرمی جاری ہے اگرچہ شدت میں کمی ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو ۱۸ مئی کو لاہور پہنچیں تو سخت گرمی کے باوجود ہزاروں افراد نے ان کا والہانہ استقبال کیا۔ محترمہ بے نظیر نے اخباری نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ کوئی غلط فہمی میں نہ رہے انتخابات ضرور ہوں گے انہوں نے کہا کہ ہم مودودی کی بجائے علامہ اقبال کے روشن خیال اسلام کا پرچم بلند کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کا موجودہ سیاسی نظام، معاشی نظام اور پارلیمانی نظام سب ناکام ہو چکے ہیں۔ اس لئے ہم نے قوم کو نیا سوشل کنٹریکٹ دیا ہے۔ جس میں موجودہ حالات میں ہمارے مسائل کا حل موجود ہے۔ اس کے تحت ملک کی ترقی، مواصلات ٹیکسوں اور روزگار کے اختیارات صوبوں اور بلدیاتی اداروں کو منتقل کر دیئے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ میں کل بھی آٹھویں ترمیم کے خلاف تھی آج بھی ہوں اور کل بھی رہوں گی۔ دوبارہ منتخب ہو کر آٹھویں ترمیم کے خاتمے کو ترجیح دوں گی۔ انہوں نے کہا کہ ہم نسل پرستی کے نعرے ختم کر کے قوم کے اتحاد کا نعرہ بلند کریں گے۔

○ وزیر اعلیٰ بلوچستان کے خلاف تحریک عدم اعتماد سپیکر کو ارسال کر دی گئی ہے سپیکر نے ۱۲ اراکین کے مطالبے پر ۱۹ مئی کی شام کو صوبائی اسمبلی کا اجلاس طلب کر لیا ہے جس میں وزیر اعلیٰ کے خلاف تحریک عدم اعتماد پیش ہو گی۔ عدم اعتماد کی تحریک لانے والوں میں اکبر بگٹی کی جمہوری وطن پارٹی، جمعیت علمائے اسلام، اور بلوچستان نیشنل موومنٹ شامل ہے۔

○ جماعت اسلامی کے زیر اہتمام مینار پاکستان پر علماء کنونشن منعقد کیا گیا اس ضمن میں دوسرا کنونشن ۲۴ مئی کو منعقد ہو گا جس میں آئندہ انتخابات کا لائحہ عمل طے کیا جائے گا۔

○ پروفیسر غفور احمد نے کہا ہے کہ مستقبل قریب میں عام انتخابات کا کوئی امکان نہیں ہے۔

○ خیال ظاہر کیا جا رہا ہے کہ میر مرتضیٰ بھٹو آئندہ ماہ پاکستان آئیں گے۔ اور لاڑکانہ سے الیکشن لڑیں گے۔ پیپلز پارٹی کی نئی حکمت عملی کے تحت سندھ کو مرتضیٰ بھٹو کے حوالے کر دیا جائے گا۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ مسٹر منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ سابق حکومت نے ۴ برس میں سوا ارب روپے کے پلاٹ دوستوں اور رشتہ داروں کو بانٹ دیئے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ڈیڑھ کروڑ روپے کا پلاٹ صرف ۹۶ ہزار میں دے دیا گیا۔ ایک ہی ہاتھ سے لکھی گئی دس درخواستوں پر پلاٹوں کی الاٹمنٹ کی گئی اس اندھیر نگری میں کسی کو دستخط کرانے کا خیال بھی نہیں آیا۔

○ سابق اراکین قومی اسمبلی گروپوں کی شکل میں سابق وزیر اعظم میاں نواز شریف سے ملاقات کر رہے ہیں۔ سابق وزیر قانون چوہدری عبدالغفور ان اراکین کو آئینی اور قانونی امور کے بارے میں بریفنگ دے رہے ہیں۔

○ صدر غلام اسحاق نے کہا ہے کہ صوبائی اسمبلیاں توڑنے کا مطالبہ غیر آئینی ہے۔

○ افغان کابینہ کی تشکیل کے معاملے پر اصولی اتفاق رائے ہو گیا ہے دو ماہ کے لئے ایک مشترکہ کمیشن خارجہ اور دفاع کے معاملات کی نگرانی کریں گے۔

○ امریکہ نے جمعہ کو ہونے والے سلامتی کونسل کے اجلاس میں شرکت سے انکار کر دیا ہے یہ اجلاس روس نے بلایا تھا اور اس میں بوسنیا کے بارے میں بات ہونی تھی۔ امریکہ کی عدم شرکت کی وجہ سے اجلاس ملتوی کر دیا گیا ہے۔ امریکی وزیر خارجہ نے کہا کہ سربوں کی طرف سے امن منصوبہ مسترد کئے جانے کے بعد فوری اور ٹھوس کارروائی ہونی چاہیئے۔

○ ڈنمارک کے عوام نے ریفرنڈم کے ذریعے ماسٹرچ ٹریٹی کی منظوری دے کر وسیع تر یورپ کے ساتھ چلنے پر رضامندی ظاہر کر دی ہے۔

○ سپریم کورٹ میں قومی اسمبلی توڑے جانے کے خلاف رٹ درخواست کی سماعت کے دوران فاضل چیف جسٹس نے اپنی آبزرویشن دیتے ہوئے کہا کہ اٹارنی جنرل صاحب ہمیں تاثر مل رہا ہے کہ آپ ہمارا وقت ضائع کر رہے ہیں۔ صدارتی اقدام کو جائز ثابت کرنے کے لئے متعلقہ اور ٹھوس دلائل دیں۔ صدارتی حکم میں بہت سے غیر ضروری معاملات کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ اٹارنی جنرل نے دلائل دیتے ہوئے کہا کہ سابق وزیر اعظم نے قومی اقتصادی کونسل کو نظر انداز کیا جس سے صوبوں کے مفادات کو ٹھیس پہنچی۔ دریں اثناء سپریم کورٹ صوبوں کو فریق بنانے کے بارے میں ان کی درخواست پر فیصلہ کرے گی۔

○ پیپلز پارٹی کو ۱۱ سیاسی جماعتوں کی طرف سے آئندہ عام انتخابات میں گرینڈ الائنس بنانے کی پیشکش کی گئی ہے۔ اس ضمن میں پیپلز پارٹی کو ۵۰ فیصد نشستیں دینے پر بھی آمادگی ظاہر کی گئی ہے۔ اس بارے میں حامد ناصر چٹھہ غلام مصطفےٰ جتوئی اور غلام مصطفےٰ کھر نے پارٹی کی اعلیٰ قیادت سے رابطہ کر لیا ہے۔

○ لاہور نے بے نظیر بھٹو کے سیاسی مؤقف کی حمایت میں اپنا فیصلہ دے دیا ہے۔ محترمہ جب گذشتہ روز لاہور آئیں تو ان کے استقبالی جلوس نے ثابت کر دکھایا کہ پیپلز پارٹی ملک کی سب سے بڑی پارٹی ہے اور محترمہ ملک کی نمبر ایک لیڈر رہیں۔ (بعض سیاسی مبصرین)

ضرورت ہے
ایک تجربہ کار سیلزمین کی جو کہ کپڑے کی سیل کا کم از کم دو تین سال کا تجربہ رکھتا ہو۔ مقامی کو ترجیح دی جائیگی۔ ● ایک سیلز مین ہیلپر کی جو کہ کپڑے کے کام میں دلچسپی رکھتا ہو۔ صدر محلہ کی تصدیق کیساتھ فوری تشریف لائیں۔ **الفردوس کلاتھ ہاؤس** اقصیٰ روڈ ربوہ

صاحب اولاد

اپنے پھول سے بچوں کی صحت اور نشوونما کا خاص خیال رکھیں۔ اگر کوئی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں۔

DWARFISHNESS COURSE	100	چھوٹا قد کورس
BED URINE COURSE	35	بول بستری کورس
MITTI CHOUR COURSE	20	مٹی چھوڑ کورس
BABY GROWTH COURSE	30	بے بی گروتھ کورس
MARASMUS COURSE	60	سوکھا پن کورس
BABY TONIC	12	بے بی ٹانک
SLOW DENTITION CURE	20	آہستہ دانت نکالنا کیور
IRREGULER TEETH CURE	20	بے ترتیب دانت کیور

ڈاکٹرز اور سٹاکسٹوں کے لئے معقول کمیشن چار صد روپے یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی
کیور۔ سٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
گول بازار۔ ربوہ پاکستان۔ فون آفس 771 کلینک 606

ربوہ میں ہر ماہ کی ان تاریخوں میں
5 . 6 . 7
حکیم صاحب مطب فرماتے ہیں

۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
پُر امید واحد علاجگاہ
ملتان میں ہر ماہ کی (25) تا (28) تاریخ کو

نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد دُکھی عورتوں کیلئے
دُکھی مخلوق کی خدمت میں مصروف
ھوالشافی
دواخانہ حکیم نظام جان
حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان
اقصیٰ چوک ربوہ فون: 558
منڈی بہاؤ الدین میں ہر ماہ کی 8 تاریخ کو
☎ 218527
پوسٹ بکس 222 چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

کراچی میں ہر ماہ کی ان تاریخوں میں
12 تا 18
حکیم صاحب مطب فرماتے ہیں۔